موجِ غزل
موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۰۰
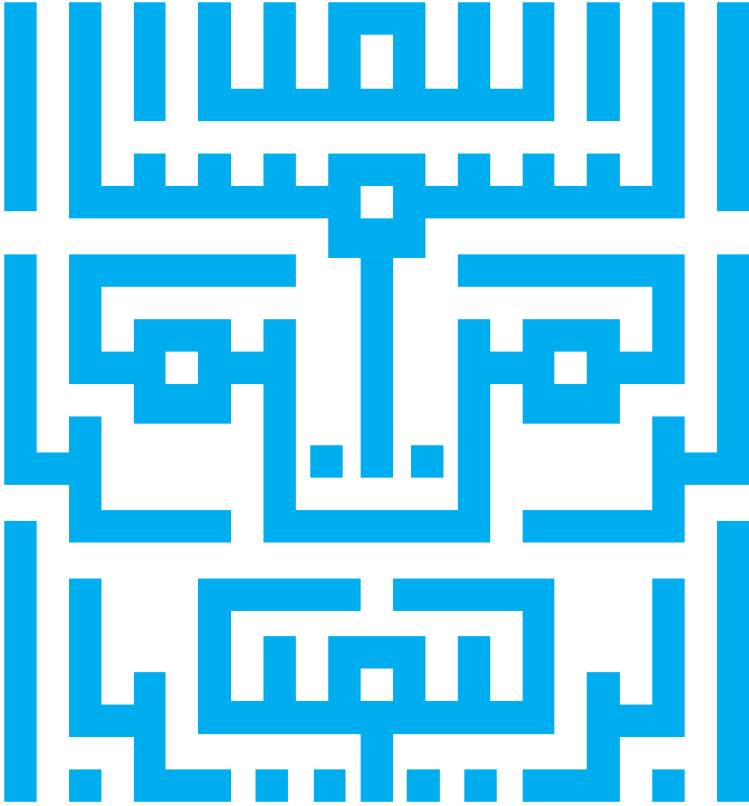
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۴۰۰

مرتّبہ:

نوید ظفر کیانی

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام

https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
منفرد ردیف رنگ
۲۰۰
منفرد ردیف و نظم رنگ
ردیف موجِ غزل قوافی و بحر حسبِ توفیق
مشاعرہ ۲۰ رجنوری ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ سہ پہر تین بجے شروع ہوگا اور
اتوار رات نو بجے تک جاری رہے گا۔ کلام مقررہ وقت پر ایک ایک
شعر کی صورت میں پیش کیا جائے جو یکجا کر کے یکجا والے مراسلے
میں کمنٹ کیا جائے۔ کلام قبل از وقت پیش نہ کریں۔ ضرورتِ
شعری کے تحت ردیف میں معمولی کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ "موجِ
غزل" کے مرکزی خیال پر کسی بھی ہئیت میں نظم لکھی جاسکتی ہے۔
میزبان
ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانیؔ، روبینہ شاہین بیناؔ
محمد رضا طبی اور دیگر احبابِ موجِ غزل
موجِ غزل
خوش آمدید

فہرست

معدوم فیروزی

عبدالغنی ماہرؔ

محمد رضا نقشبندیؔ

ریاض احمد قادری

شاہین فصیحؔ ربانی

صداؔ کشمیری

ہاشم علی خان ہمدمؔ

نوید ظفر کیانی

انعام الحق معصومؔ صابری

ہے سمندر سخن کا موجِ غزل
پھول کلیاں چمن کا موجِ غزل

نظم ہو گیت مثنوی یا غزل
نعت سا یا گگن کا موجِ غزل

رابطہ ایک دوسرے سے جڑا
شاعروں کے وطن کا موجِ غزل

ایک احساس تازہ موسم کا
جیسے ٹھنڈی پّون کا موجِ غزل

کافی عرصے سے ہیں جڑے، اس سے
ساتھ اپنا لگن کا موجِ غزل

خوشبوؤں کا بنا ہے جو منبع
جیسے گیندے سمن کا موجِ غزل

آج معصوؔم کہہ رہا دل سے
میرا رشتہ سخن کا موجِ غزل

ایم یاسینؔ آرزو

دریائے سخن ہے موجِ غزل
شاداب چمن ہے موجِ غزل

ہر شعر ہے اِک بہتا دریا
راوی کا چلن ہے موجِ غزل

نظموں گیتوں کی ہے روانی
اک بھیگا بدن ہے موجِ غزل

اک مثنوی جیسی اس کی پھبن
اِک نیلا گگن ہے موجِ غزل

یاسینؔ قصیدہ بن کے بہے
آوارہ پون ہے موجِ غزل

تعظیمؔ احمد

محمدی کھیری یوپی

خوبرو پر جمال موج غزل
تیرا اچھا خیال موج غزل

اس کا ہمسر نہیں جہاں میں کوئی
زندگی بے مثال موج غزل

اس طرح کا گروپ کوئی نہیں
کر رہا ہے کمال موج غزل

ایکتا زیست میں ضروری ہے
دشمنوں پر جلال موج غزل

داد تحسین زیست میں پائی
ہو گئے سب نہال موج غزل

ہیں یہاں زیست کی سبھی چیزیں
دوستوں کا ہے مال موج غزل

دیکھ تعظیم خوش ہوا بیحد
خوبرو ہم خیال موج غزل

خاورؔ چشتی

کیوں بھولی بسری ہوئی یاد آئے موج غزل
میں لکھنے بیٹھوں تو آئے صدائے موج غزل

کھلے کھلے سے گلوں سے چمن ہے مہکا ہوا
لو جھومے ناچے یہاں آج گائے موج غزل

حسین گل کی سی لالی دمکتے گالوں پر
لہک لہک کے چلے ہے ہوائے موج غزل

کہاں ہواؤں کو بھی اختیار ہے خود پر
اُڑاتی پھرتی ہیں کیسے قبائے موج غزل

بہت ہی دور کہیں گونجتی ہے شہنائی
نشے میں چور آئے نوائے موج غزل

حسین زلفوں کی لٹ کو ہے کیا سنبھالے ہوئے
حجاب کی طرح لپٹی ردائے موج غزل

مثال دیتے ہیں خاورؔ ہر اک غزل کی تری
بتا کیوں چھوڑ چلا تو سرائے موج غزل

ڈاکٹر حامد حسین سسوا

موتیہاری بہار

ہے گلستاں موج غزل
ہے بوستاں موج غزل

علم و ادب سے کر دیا
روشن جہاں موج غزل

شاعر ہمارے نجم ہیں
ہے کہکشاں موج غزل

ہر رنگ کے ہیں گل کھلے
ہے باغباں موج غزل

بھیجے گئے ہر شعر کا
ہے نگہباں موج غزل

شاعر ہیں سب رطب اللساں
ہے اک جہاں موج غزل

یہ خوش لحن چڑیوں کا ہے
اک آشیاں موج غزل

ڈاکٹر حامد حسین سسوا

موتیہاری بہار

موجِ غزل

کیا انجم و مہتاب کی اک بزم ہے موج غزل
اردو زباں باقی رہے پرعزم ہے موج غزل

اہلِ قلم اہلِ زباں سب چل پڑے لے کے علم
تکتا ہوں میں ہر بزم میں ذی حشم ہے موج غزل

ترتیب بھی ترکیب بھی دیتا ہے یہ تلمیح بھی
جو دیکھتیں باریکیاں وہ چشم ہے موج غزل

جو دشمن اردو ادب سے بر سرِ پیکار ہے
اک بزم ہے موج غزل اک رزم ہے موج غزل

اب رک نہیں سکتا کبھی اردو ادب کا کارواں
جب علم و فن کے واسطے سرگرم ہے موج غزل

معدومؔ فیروزی

موجِ غزل

قصے چلے پھر یار کے شاہکار کے
کچھ باندھنے مضموں لگے اظہار کے
روتے رہے رونا بہت انکار کے
کہتے رہے اشعار کیا کیا دار کے
سب جذب مضموں کر گئی موج غزل
محفل میں جس لمحے چلی موج غزل

ہے کائناتی، عام تو کوئی نہیں
اظہار پر الزام تو کوئی نہیں
آگے اب اِس سے نام تو کوئی نہیں
یہ کل ہے جزوِ خام تو کوئی نہیں
سب کچھ سمایا تو بنی موج غزل
محفل میں جس لمحے چلی موج غزل

یہ ریختے کی جان ہے ذیشان ہے
صنفِ سخن کی شان ہے ذیشان ہے
یہ غالبؔ و میرؔ و جگرؔ کی ذوؔق کی
سب شاعروں کی تان ہے ذیشان ہے
چھانا ادب تو پھر ملی موج غزل
محفل میں جس لمحے چلی موج غزل

عبدالغنی ماہرؔ

بہار موج غزل، مشک بار موجِ غزل
سبھی کو پیار دیے بے شمار موجِ غزل

لطیف طنز و مزہ کی پھوار موجِ غزل
تو ہے جہان غزل کی بہار موجِ غزل

ہیں تیری بزم میں استاد شعر کہتے، اور
جدید شاعروں کا اشتہار موجِ غزل

سخن کے پھول کھلانے کو بزم میں آئی
تو ساتھ اپنے ہے لائی بہار موجِ غزل

پلا پلا کے سخنور کو جام الفت کا
دیے سخن کا تو گہرا خمار موجِ غزل

نظر میں دور سے آئی تو ایک لہر سی ہی
مگر چھپا کے بھی رکھے ہزار موجِ غزل

ترے مرام میں کرتے ہیں شاعری آزاد
سخنوروں کے قلم کی پکار موجِ غزل

یہ شاعروں کا بڑھاتی ہے حوصلہ ماہرؔ
کرے تراش کے ہیرا سنار موجِ غزل

محمد رضاؔ نقشبندی

دم بدم موجِ غزل
یم بہ یم موجِ غزل

راستے میں موڑ ہے
دیکھ تھم موجِ غزل

شعر کے دھارے میں بہہ
اک کرم موجِ غزل

آج اک قرطاس پر
لکھ قلم موجِ غزل

ساری دنیا پر نگہ
جامِ جم موجِ غزل

ریاؔض احمد قادری

سنی ہے دل نے مرے بھی صدائے موجِ غزل
اسی لئے تو مرے دل کو بھائے موجِ غزل

نہ اضطراب و تلاطم نہ جس میں ہو گرداب
وہ اپنے قلب میں کیسے جگائے موجِ غزل

وہ گلستانِ ادب ہے وہ گلشن ہستی
کھلے ہیں جس میں گل و لالہ ہائے موجِ غزل

افق افق میں بسا جلوہ جمال اس کا
ہے شرق و غرب میں گونجی نوائے موج غزل

ابد کی داستاں اس کی زباں سے سنتے ہیں
ازل کی ہم کو کہانی سنائے موج غزل

ستائے مجھ کو کبھی دھوپ رت زمانے میں
تو حرف تان کے کرتی ہے سائے موج غزل

بنی تمہارے لئے ہے وہی قبائے شہی
ریاضؔ تم نے جو اوڑھی ردائے موج غزل

ریاؔض احمد قادری

رہی ہے دل میں سدا جستجوئے موجِ غزل
چلا ہوں اس لئے میں بھی تو سوئے موجِ غزل

نہ در بدر کبھی بھٹکا، نہ خستہ حال ہوا
خدا کا شکر کہ پائی ہے کوئے موجِ غزل

گلاب قافیہ اور ہے کلی ردیف کا روپ
مجھے ملے ہیں یہ سب رنگ و بوئے موجِ غزل

جگر کے خون سے اس کو ہے بخشی رعنائی
سنوارا دل کے لہو سے ہے روئے موج غزل

ہر ایک دور میں جاں اپنی وار کر اس پر
سخنوروں نے رکھی آبروئے موج غزل

نسیم صبح معطر سے تار اس کے چھڑیں
مری دعا ہے مرے دل کو چھوئے موج غزل

گداز لہجہ ہو ، شبنم سی گفتگو ہو میری
ریاضؔ پیدا ہو مجھ میں بھی خوئے موج غزل

شاہینؔ فصیح ربانی

بحرِ ادب میں موجزن موجِ غزل
رنگیں نوا تازہ سخن موجِ غزل

تنہائی کا اس سے گزر ہوتا نہیں
ہے دوستوں کی انجمن موجِ غزل

خوشیوں بھری ان محفلوں کا شکریہ
سرشار ہیں سارے سجن موجِ غزل

ہر گوشہِ دنیا میں اس کی دھوم ہے
لاہور، امریکہ، دکن موجِ غزل

خوش خوابیاں، سرشاریاں، رنگینیاں
ہر پل دکھاتی اک پھبن موجِ غزل

ساحل سے مت ٹکرا یوں پھر کر اپنا سر
ہمت ہے گر تجھ میں تو بن موجِ غزل

جذبات و احساسات ہوں یکجا فصیح
بنتی نہیں ایسے ہی من موجِ غزل

صداؔ کشمیری
سرینگر انڈیا

آج سنتے ہیں سبھی موج غزل
لے گئی ارماں مری موج غزل

ہے شکایت یا گلہ کوئی کہے
لوگ لکھتے ہیں ابھی موج غزل

زندگی بن گئی ہے موج غزل
پھول کانٹوں میں پلی موج غزل

مل گیا دل کو سکوں موج غزل
لکھ دی ہم نے بھی بڑی موج غزل

آپ کی نظروں میں ہو آیا گیا
عشق بھی کہتا مری موج غزل

سادگی ہائے صدا تیری ابھی
تاب لاتے ہیں سبھی موج غزل

ہاشم علی خان ہمدمؔ

جمال حرف نمو ہے، ضیائے موج غزل
صریر غنچۂ جاں ہے، صدائے موج غزل

سخن کے در پہ محبت کے پھول کھلتے ہیں
بہار گلشن دل ہے، فضائے موج غزل

غزال دشت تخیل کی جست ہے یا پھر
حسیں شعور کی لو ہے، ادائے موج غزل

نوید حسن بصیرت ہے نغمہ ء بینا
سحر کے رنگ میں اتری نوائے موج غزل

کسی فقیر کے حجرے سے آ رہی ہے صدا
محبتوں کی ادا ہے ، نوائے موج غزل

سخن کا راز کسی کم نظر پہ کھلتا نئیں
برائے چشم رسا ہے قبائے موج غزل

کھلا شعور لہو سے کشید کرتے ہوئے
بدن میں آگ بھری ہے برائے موج غزل

سخن شناس رہیں گے نگر نگر آباد
بسا کے چھوڑ چلے ہم سرائے موج غزل

وفا کے رنگ سجیں گے محبتوں کے سنگ
قدم قدم پہ کھلیں گے گلہائے موج غزل

شعور بانٹ رہا ہے یہ آئنہ دل کا
زباں کا سبز علم ہے اٹھائے موج غزل

یہ روشنی کا سفر ہے، نظر ملائے چلو
دل و نظر کا دیا ہے جلائے موج غزل

جو دل کی بات سمجھتے ہیں گنگنائیں گے
سماعتوں میں رہے گی صدائے موج غزل

یہ واہ واہ فقط داد ہی نہیں ہوتی
اسی کے دم سے سجے اپسرائے موج غزل

ادب کے نام پہ چلتا ہے زندگی کی طرف
یہ کارواں ہے جواب آشنائے موج غزل

مشاعرے کو عطا کی ہے پیار کی آواز
سنے گا جو بھی، پکارے گا، ہائے موج غزل

محبتوں کی یہ تہذیب مٹ نہیں سکتی
سخن وروں پہ رہے گی ردائے موجِ غزل

ہم اہل دل کو میسر ہے وہ زباں ہمدم
جو دھڑکنوں کے ترنم پہ گائے موجِ غزل

نوید ظفر کیانی

کشتِ قلزم میں اُگا تازہ ازل موجِ غزل
پانیوں میں تُو چلاتی تو ہے ہل موجِ غزل!

ہمہ اوقات روانی ترا اسلوب بنے
لے کے پھرتی رہے یادوں کے کنول موجِ غزل

جب بھی روکیں یہ کنارے یہ چٹانیں تجھ کو
بن کے جھرنا تو پہاڑوں سے نکل موجِ غزل

یہ تموج تو ازل سے ہے ترا رنگِ خرام
قربِ ساحل پہ بھی خود سے نہ نکل موجِ غزل

یہ سمندر تیری قیمت کہاں دینے والا
اَبر میں ڈھل کسی صحرا کو ہی چل موجِ غزل

قفسِ ظلمتِ شب کو ہی سمجھتے نہیں بخت
چاند کے واسطے رہ رہ کے مچل موجِ غزل

برف زاروں کی تو صحبت میں نہ رہ، برف نہ بن
اپنی وحشت کی تمازت سے پگھل موجِ غزل

ویسے گوہر تو نکلتا نہیں ہر سیپی سے
کچھ غزالوں کی ہے ہر بات غزل موجِ غزل

باندھ پائے نہ عدو بند ترے ہونٹوں پر
خود کو طوفان بناتی ہوئی چل موجِ غزل

تیرا اِبلاغ تو ہر رنگ سے ہر ڈھنگ سے ہے
کبھی دھیرے سے کبھی رشکِ بگل موجِ غزل

اِس کے پانی پہ کبھی اپنا شکارہ تو چلا
لے ملا لے گی تری لے سے یہ ڈل، موجِ غزل

تونے دیکھے نہ کبھی بحرِ زماں کے تیور
تیری مستی میں کوئی آج نہ کل موجِ غزل

کچھ نہ کچھ اس میں ہواؤں کی سیاست ہو گی
یوں ہی گرداب نہیں سارا ہی جل موجِ غزل

یوں ہی لفظوں کے طلاطم سے بھلا کیا حاصل
مسئلے ایسے نہیں ہوتے ہیں حل موجِ غزل

ساری نظریں تیرے لہجے کی دھنک سے کھیلیں
ہر طرف ہیں تیرے خوشبو کے محل، موجِ غزل

کتنی مرغابیاں اتری ہیں ترے سینے پر
بسکہ تو بخل نہ کر، رزق اُگل موجِ غزل

ریت پر لوگ گھروندے بھی بنا لیتے ہیں
دھیان کر، اپنی حدوں سے نہ پھسل موجِ غزل

پھونکتی رہتی ہے بے مہر معیشت اکثر
یہ ہوا ہی نہ نکالے ترے بل موجِ غزل

کتنے پاتال لئے پھرتی ہے تو یادوں کے
ہو گیا جن سے ترا شانہ ہی شل، موجِ غزل

تو فقط اپنی ہی مستی میں رہے گی کب تک
تھام لے دستِ سفینہ کسی پل، موجِ غزل

اِن جزیروں کی خموشی سے تو دَم گھٹتا تھا
شور کرتی ہے پیئے ردِ عمل موجِ غزل

نویدؔ ظفر کیانی

نرگسؔ و سحرؔ شسؔ و ناہیدؔ و کنولؔ موجِ غزل
لفٹ جس سے ملے، اُس سمت نکل موجِ غزل

سر پٹختی ہے عبث بھری چٹانوں سے کیوں
تیرے بھیجے میں ہے کیا کوئی خلل موجِ غزل

لوگ آسانی سے سنتے نہیں رطب و بس
چاہئیے اِس کے لئے کالا عمل موجِ غزل

کسی گمنام جزیرے پہ اُگل دِل کا غبار
غیر شنوائی پہ ایویں نہ اُبل موجِ غزل

غمِ دوراں، غمِ جاناں، غمِ سسرال سمیت
جھیل کر آئی ہے ہر ایک ٹُنل موجِ غزل

اِس کے اشعار کی ضربوں سے نہ ٹوٹا کچھ بھی
یونہی عالم میں بجاتی ہے بغل موجِ غزل

ہفت اقلیم کی دولت نہ ملے گی کہہ کر
نثری نظموں کے سخنور کو "چول" موجِ غزل

اپنے اسلوب کی ہٹ پر ہی رہے گی قائم
کسی طوفان سے ہو گی نہ پزل موجِ غزل

آج کل اِس کا بھی منہ متھا بنا تجریدی
یوں تو اپنے تئیں بنتی ہے سجل، موجِ غزل

کون سنتا ہے اگر دھیمے سُروں سے بولے
اپنی آواز کو کر صوتِ بگل، موجِ غزل

اپنی فوں فاں میں نظر آتا ہے جب کوئی ظفرؔ
منہ چڑاتی ہے بہ اندازِ ہزل موجِ غزل

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	موجِ غزل۔
مشاعرہ رنگ	منفرد ردیف رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم موجِ غزل کے فیس بک پر منعقد کردہ مشاعرہ نمبر ۴۰۰ پر مشتمل ہے۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمین محفوظ۔
اِجازت	اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ اِس کے لئے شاعر کی پیشگی اجازت ازحد ضروری ہے۔
صفحات	۴۱
تاریخ مشاعرہ	۲۰ جنوری ۲۰۲۴ئہ
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسم ہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام